نبوتِ محمدیہ ﷺ بائبل کے معیارِ رسالت کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

# THE RESEARCH STUDY OF PROPHET HOOD OF HAZRAT MUHAMMAD PBUH IN THE CONTEXT OF BIBLE

**1- DR HAFIZ YUNUS ASRI**
Research Scholar, Al Madinah Islamic Research Centre
Email: hafizyunusasri@gmail.com
Phone no: 03463956262

Yunus,Muhammad, **"The Research Study of Prophet hood of Hazrat Muhammad Pbuh in the Context of Bible"** Al-Raheeq Vol 1, No. 1 July 29, 2022). 39-58

| | |
|---|---|
| **Journal** | Al Raheeq International Research Journal |
| **Journal homepage** | https://alraheeqirj.com |
| **Publisher** | Al Madni Research Centre |
| **License:** | Copyright c 2023 NC-SA 4.0 www.alraheeqirj.com |
| **Published online:** | 2022-07-29 |

AL-RAHEEQ_IRJ
Vol. 1, No. 1 || July-December 2022 || P.39-58


# نبوتِ محمدیہ ﷺ بائبل کے معیارِ رسالت کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

# The Research study of Prophet hood of Hazrat Muhammad PBUH in the context of Bible

*Dr Hafiz Yunus Asri

## Abstract:

In Christian literature, a prophet is seen as someone who receives messages from God and relays them to the people. Prophets have certain characteristics that distinguish them from other leaders or messengers. Divine Inspiration, Moral Authority, Miracles and Calling people to repentance. These are some of the main characteristics that prophets possess in Christian literature. The prophet of Islam has all these attributes which have been described in Christian literature regarding a prophet. In the Christian literature, there are many prophecies in the Old Testament and the New Testament that are applicable to the Prophet (Peace be upon him).

**Key words: criteria of prophet hood in Christianity, Christianity, comparative religion, Prophet of Islam**

***Research Scholar, Al Madinah Islamic Research Centre**

مسیحیت دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک ہے جس کے تقریباً 2.4 بلین پیروکار ہیں، جو کہ عالمی آبادی کا تقریباً 33 فیصد ہیں۔ مسیحیت کا آغاز مشرق وسطیٰ میں تقریباً 2000 سال قبل یسوع مسیح کی پیدائش کے ساتھ ہوا، جسے ان کے پیروکار انہیں خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ مسیحی لٹریچر میں یسوع مسیح کے معجزات، بیماروں کو شفا دینے، اس کے مصلوب ہو کر وفات پانے کے بعد اس کے شاگردوں نے دعویٰ کیا کہ وہ تین دن بعد مردوں میں سے جی اٹھا، مسیحی مذہب کی بنیادی کتاب کتابِ مقدس یا جسے بائبل بھی کہا جاتا ہے، یہ پرانے اور نئے عہد نامے پر مشتمل ہے۔ مسیحیت کے مختلف فرقے ہیں، جن میں کیتھولک ازم، پروٹسٹنٹ ازم، اور آرتھوڈوکس مسیحیت شامل ہیں، جن کے عقائد و بعض امور میں اختلاف موجود ہیں۔

مسیحیت میں نبی سے مراد ایک ایسا شخص جسے خدا نے اپنے لوگوں کو پیغامات پہنچانے کے لیے منتخب کیا ہو۔ بائبل میں بہت سے نبیوں کا ذکر ہے، جیسے موسیٰ، ایلیاہ، یسعیاہ، اور یرمیاہ وغیرہ۔ مسیحی تعلیمات کے مطابق، ان پیغمبروں کا خدا کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا اور یہ لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے تھے، دعوت کے لیے ان پیغمبروں سے مستقبل کے واقعات کی پیشین گوئیاں اور معجزات وغیرہ بھی رونما ہوئے جو ان کی صداقت و حقانیت کی دلیل سمجھے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے سلسلہ رسالت کے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں ساری انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا، قرآن کریم میں اس کا بیان یوں موجود ہے:

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (157) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ

اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (158) "[1]

"وہ نبی امی (محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں، جن کے بارے میں وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق اتارتے ہیں اور جن لوگوں نے ان کی حمایت کی اور انہیں مدد دی اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ (اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ! ) فرمادیں کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (اس کا رسول) ہوں جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ لہذا اللہ اور اس کے رسول امی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتا ہے ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"

لہذا تمام لوگوں پر یہ ضروری ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے۔ جب اس نظر سے مسیحی لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے تو جابجا ایسی پیشین گوئیاں نظر آتی ہیں جو پیغمبرِ اسلام کی رسالت کو بیان کرتی ہیں۔ مثلاً بائبل کی بہت سے پیش گوئیوں کے مصداق محمد ﷺ نظر آتے ہیں۔

## بائبل کی پیش گوئیاں اور محمد ﷺ:

خدا نے کہا ہے: "یقیناً خُداوند خُدا کچھ نہیں کرتا جب تک کہ اپنا بھید اپنے خِدمت گُذار نبیوں پر پہلے آشکارا نہ کرے۔"[2] معلوم ہوا کہ پچھلا نبی آنے والے نبی کی پیش گوئی کرے گا۔ بائبل عہد نامہ قدیم وجدید میں مختلف انبیاء کی زبانی نبی کریم ﷺ کی رسالت کی پیشن گوئی موجود ہے۔ ذیل میں انہیں بیان کیا جاتا ہے۔

### ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

[1] القرآن الکریم: الاعراف: سرہ نمبر 7، آیت 157 تا 158

[2] کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور 2008ء۔ عہد نامہ قدیم، عاموس: باب 03 فقرہ 07

ابراہیم علیہ السلام کا نام مسیحی لٹریچر میں ابرام، ابرھام ملتا ہے بلکہ بائبل میں ہے:

"اور میں اپنے اور تیرے درمیان عہد باندھوں گا اور تجھے بہت زیادہ بڑھاؤں گا۔ تب ابرام سرنگوں ہو گیا اور کدا نے اس سے ہم کلام ہو کر فرمایا۔ کہ دیکھ میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہو گا۔ اور تیرا نام پھر ابرام نہیں کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابراہام ہو گا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ ٹھہرا دیا ہے۔"[3] ان فقرات سے ابراہیم علیہ السلام کے دو ناموں اور ابراہام نام کا معنی بھی واضح ہو گیا۔ ابراہیم علیہ السلام کا دور دو ہزار قبل مسیح اور پندرہ سو قبل مسیح کے درمیان کا دور بتایا جاتا ہے۔ البتہ اسے کلی طور پر درست تاریخ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بائبل عہد نامہ قدیم میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام سے خدا نے کہا: "جو تُجھے مُبارک کہیں اُن کو میں برکت دُوں گا اور جو تُجھ پر لَعنت کرے اُس پر میں لَعنت کرُوں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسِیلہ سے برکت پائیں گے۔"[4]

اس فقرے سے معلوم ہوا کہ آنے والا نبی براہیم علیہ السلام کی آل اور نسل سے ہو گا۔ معلوم شد کہ ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت، کفار مکہ، یہود اور مسیحیوں کے نزدیک ایسی شخصیت ہیں تمام مذاہب اپنے عقائد کی صداقت کے لیے یہی دعوی کرتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام کا مسلک اور عقیدہ یہی تھا۔ چنانچہ قرآن کریم کی مختلف مقامات سے چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔ ایک مقام پر مشرکین مکہ سے تعلق نہ ہونے کی نفی کچھ یوں کی گئی:

"إِنَّ إِبراهيمَ كانَ أُمَّةً قانِتًا لِلَّـهِ حَنيفًا وَلَم يَكُ مِنَ المُشرِكينَ*شاكِرًا لِأَنعُمِهِ اجتَباهُ وَهَداهُ إِلى صِراطٍ مُستَقيمٍ" [5]

"بیشک ابراہیم (اکیلے) ایک امت اور اللہ کے فرمانبر دار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے ان کو بر گزیدہ کیا تھا اور اپنی سیدھی راہ پر چلا یا تھا۔"

---

[3] کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور 2008ء۔ عہد نامہ قدیم، پیدائش باب 2 فقرہ 5 تا 17

[4] کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور 2008ء۔ عہد نامہ قدیم، پیدائش: باب 12 فقرہ 03

[5] القرآن الکریم: النحل، سورہ نمبر 16، آیت: 120-121

یہودیت و مسیحیت اور مشرکین مکہ نے ابراہیم علیہ السلام کی ملت کو چھوڑ دیا تھا اور اپنے ادیان میں مختلف قسم کی ایجادات شامل کر لی تھیں جس کی تفصیل یہ مقام متحمل نہیں، ابراہیم کی ملت سے اس دوری کا قرآن کریم میں بیان یوں ہوا ہے:

"مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَـٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"[6]

"ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے نہ عیسائی، بلکہ وہ تو ایک مسلم یکسو تھے اور وہ ہر گز مشرکوں میں سے نہ تھے۔"

پھر جو لوگ اس ملت سے دوری اختیار کر چکے ان سے کتنی بڑی حماقت ہوئی اس کا تذکرہ بالعموم یوں ہوا۔

"وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ"[7]

"اور کون ہے جو ابراہیم (علیہ السلام) کے مذہب سے پھرے مگر وہی کہ جس نے اپنے آپ کو احمق بنالیا اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں منتخب کیا اور آخرت میں نیکوں میں سے ہوں گے"

اور ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی پیروی کرنے والوں کی تحسین بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا: "وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّـهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّـهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا"[8]

[6] القرآن الکریم: آل عمران، سورہ نمبر 3، آیت: 67
[7] القرآن الکریم: البقرۃ، سورہ نمبر 2، آیت: 130
[8] القرآن الکریم: النساء، سورہ نمبر 4، آیت: 125

"اس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہو سکتا ہے؟ جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہو کر ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقے کی پیروی کی، اس ابراہیم (علیہ السلام) کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست مخلص بنالیا تھا۔"

ان تمام آیات کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت دین اسلام میں کیا مقام رکھتی ہے اور نبی کریم ﷺ نے یہ وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ میں ابراہیم کی دعا ہوں۔ اور اس دعا کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔[9]

بہر حال بائبل کی پیش گوئی سے معلوم ہوا آنے والا نبی ابراہیمی ہو گا اور اس پیش گوئی کے مصداق محمد کریم ﷺ ہی ہیں۔

بائبل میں یعقوب علیہ السلام کا فرمان مرقوم ہے۔

"یہوداؔہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقُوف ہو گا۔ جب تک شِیلوؔہ نہ آئے اور قَومیں اُس کی مُطِیع ہوں گی۔"[10]

اب اس کے مطابق مسیح علیہ السلام کی رفع آسمانی کے بعد کوئی بنی اسرائیلی نبوت کا دعوی نہیں کر سکتا، لہذا نبی اولاد ابراہیم اور بنی اسرائیل کے علاوہ سے ہو گا۔

اس فقرے میں موجود لفظ "شیلو" کے بارے میں حکیم عمران ثاقب رقمطراز ہیں:

"شیلوہ کے صحیح معنی کا کسی کو علم نہیں۔ یہود کے نزدیک "وہ جو عنقریب آئے گا" علمائے نصاریٰ کے نزدیک "وہ جس کا ہے"، بعض محققین نے اس کا ترجمہ "جسے ہماری طرف بھیجا جائے گا۔" "اور وہ آئے گا جس کا حق ہے اور میں اسے دوں گا۔" اسی طرح پادری جی ٹی مینلی نے انگریزی ترجمہ کے حاشیہ پر اعتماد کیا ہے اور اس کے علاوہ اس کا معنی سلامتی

---

[9] القرآن الکریم: البقرۃ: سورہ نمبر 2، آیت 126 تا 129

[10] کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور 2008ء۔ عہد نامہ قدیم، پیدائش باب 49 فقرہ 10

کا شہزادہ بھی بتاہے اور ان کے نزدیک یہ مسیح کی طرف اشاعہ ہے۔ بہر حال ان کے نزدیک یہ ایک مشکل عبارت ہے اور سب معنی بس اٹکل بچو ہیں۔ شیلو بائبل کا ایک عبرانی لفظ جس کا صحیح معنی معلوم نہیں (قاموس الکتاب) یہ مشکل عبارت ہے۔ (ہماری کتب مقدسہ) کیا ہے اور بعض نے ''انجام'' مسلمان محققین نے اس کا ترجمہ خاتم النبین کیا ہے۔ بعض کے نزدیک در حقیقت یہاں شیلوہ کی جگہ مسیح موعود کا نام ذکر کیا گیا تھا جس کا ترمہ شیلوہ سے کر دیا گیا کیونکہ اہل کتاب کی اکثر عادت ہے کہ وہ ناموں کا بھی ترجہ کر دیتے ہیں۔ لفظ شیلوہ قدیم ترین تراجم کے عین مطابق ہے۔ Shiloh اگر اسے ''شیلوخ'' پڑھا جائے تو معنی ہوگا بھیجا ہوا جو رسول کے مترادف لفظ ہے ممکنہ یہاں شیلوخ لفظ ہو کیونکہ عبرانی میں ''ح'' موجود نہیں اور ''ہ'' اور ''خ'' لکھنے میں معمولی فرق ہے"[11]

موسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی:

"میں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرُوں گا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دُوں گا وُہی وہ اُن سے کہے گا۔"[12]

بائبل میں ''بھائیوں'' کا لفظ چچیرے بھائیوں کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ بنی عیسو کو بنی اسرائیل کا بھائی کہا گیا ہے۔[13] تو پھر بنی اسماعیل بھی بھائی ہو سکتے ہیں۔ آنے والے نبی کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ شریعت میں مثلِ موسی ہوگا بائبل کے مطابق کوئی نبی موسی کے بعد صاحب شریعت نہ تھا اور ایک ہی شخصیت اوصاف میں موسی سے مماثلت رکھتی ہیں اور ان کا نام نامی اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔ نبی کریم نے موسیٰ علیہ السلام کی مانند شریعت رائج بھی کی، دشمنوں پر غالب آئے، زانیوں کو سنگسار کیا، مرتدوں کو قتل کیا، کفار سے جنگیں کی۔ مزید یہ کہ ایسی

[11] حکیم محمد عمران ثاقب، بائبل اور محمد رسول، مکتبہ قدوسیہ، 2011ء، ص 87،88

[12] کتاب مقدس، استثناء باب 18، فقرہ: 18

[13] کتاب مقدس، استثناء باب 2، فقرہ: 8

نبوت والی شخصیت کا دنیا کو تو انتظار رہا ہی مسیح کے حواری بھی منتظر رہے حتی کہ مسیح کی رفع آسمانی ہو چکی اور مسیح کے حواری پطرس نے کہا:

"ضرُور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جِن کا ذِکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زُبانی کیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔ چُنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خُداوند خُدا تُمہارے بھائیوں میں سے تُمہارے لئِے مُجھ سا ایک نبی پَیدا کرے گا۔ جو کُچھ وہ تُم سے کہے اُس کی سُننا۔ اور یُوں ہو گا کہ جو شخص اُس نبی کی نہ سُنے گا وہ اُمّت میں سے نیست و نابُود کر دِیا جائے گا۔ بلکہ سموئیل سے لے کر پِچھلوں تک جِتنے نبیوں نے کلام کیا اُن سب نے اِن دِنوں کی خبر دی ہے۔"[14]

## عیسی علیہ السلام کی بشارات

بائبل کے مطالعے سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ بائبل میں ایسی آیات موجود ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کی نبوت کا اثبات ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر انجیل یوحنا میں ہے:

"لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تُم کو تمام سچّائی کی راہ دِکھائے گا۔ اِس لئِے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کُچھ سُنے گا وُہی کہے گا اور تُمہیں آیندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا اجلال ظاہر کرے گا۔"[15]

اور انجیل متی میں ہے:

"اسی وجہ سے میں تم سے جو کہتا ہوں وہ یہ کہ خدا کی بادشاہت تم سے چھین لی جائیگی اس خدا کی بادشاہت کو خدا کی مرضی کے مطابق کام کرنے والوں کو دی جائیگی۔ جو شخص اس پتھر پر گریگا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ اور اگر پتھر اس شخص پر گریگا تو یہ اس شخص کو کچل ڈالیگا۔"[16]

[14] کتاب مقدس، اعمال باب 3، فقرہ 21تا24

[15] کتاب مقدس، انجیل یوحنا: باب 16، فقرہ 13تا14

[16] کتاب مقدس، انجیل متی: باب 21، فقرہ 43، 44

ان فقروں میں عیسی علیہ السلام ایسے روحِ حق کے آنے کی صفات بیان کر رہے ہیں وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا آئندہ کی خبریں دے گا اور میرا اجلال ظاہر کرے گا۔ نبی کریم ﷺ میں یہ تینوں صفات پائی جاتی ہیں۔ بلکہ قرآن کریم میں سیدنا عیسی علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ کی بعثت کی خوشخبری سنانے کا بیان موجود ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے

" وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ " [17]

ترجمہ: "اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔"

نبی کریم ﷺ کے مبارک نام ''احمد'' کے بارے میں مفتی تقی عثمانی صاحب رقمطراز ہیں:

"حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام ہے، اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اسی نام سے آپ کی بشارت دی تھی۔ اس قسم کی ایک بشارت آج بھی انجیل یوحنا میں تحریف شدہ حالت میں موجود ہے۔ انجیل یوحنا کی عبارت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے حواریوں سے فرمایا: ''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے'' (یوحنا: 16)۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ مددگار کیا گیا ہے۔ وہ اصل یونانی میں ''فارقلیط'' (Periclytos) تھا جس کے معنی ہیں ''قابل تعریف شخص'' اور یہ ''احمد'' کا لفظی ترجمہ ہے لیکن اس لفظ کو ''Paracletus'' سے بدل دیا گیا ہے، جس کا ترجمہ ''مددگار'' اور بعض تراجم میں ''وکیل'' یا''

[17] القرآن الکریم: الصف سورہ نمبر 61، آیت 06

شفی'' کیا گیا ہے۔ اگر ''فارقلیط'' کا لفظ مد نظر رکھا جائے تو صحیح ترجمہ یہ ہوگا کہ ''وہ تمہارے پاس اس قابل تعریف شخص (احمد) کو بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا''۔ اس میں یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ پیغمبر آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی خاص علاقے یا کسی خاص زمانے کے لیے نہیں ہوں گے، بلکہ آپ کی نبوت قیامت تک آنے والے ہر زمانے کے لیے ہو گی۔"[18]

معلوم ہوا کہ وہ ابراہیمی ہو گا اور غیر بنی اسرائیلی ہو اور مسیح کی نامکمل تعلیم کو مکمل کرے۔

نبی خدا کا پیغام پہنچاتا ہے:

مسیحی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ سچا نبی خدا کی طرف سے ہوتا ہے، وہ خود اپنے آپ کو مقرر نہیں کرتا۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے بیان ہوا ہے کہ انہیں خدا نے کہا:

"میں ضرور تیرے ساتھ رہوں گا اور اس کا کہ میں نے تجھے بھیجا ہے تیرے لیے یہ نشان ہو گا کہ جب تو ان لوگوں کو مصر سے نکال لائے گا تو تم اس پہاڑ پر خدا کی عبادت کرو گے۔ تب موسیٰ نے خدا سے کہا جب میں بنی اسرائیل کے پاس جا کر ان کو کہوں کہ تمہارے باپ دادا کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ مجھے کہیں کہ اس کا نام کیا ہے؟ تو میں ان کو کیا بتاؤں؟"[19]

ان فقروں میں فقرہ نمبر 12 میں بیان ہوا ہے کہ ''میں نے تجھے بھیجا ہے'' اور فقرہ نمبر 13 میں بیان ہوا ہے ''تمہارے باپ دادا کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے'' سے واضح ہوتا ہے کہ سچا نبی خدا کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ یسعیاہ نبی کو خدا کی طرف سے نبی بنایا گیا[20] یرمیاہ نبی کو کہا گیا: "اور قوموں کے لئے تجھے نبی ٹھہرایا"[21] سچے نبی کی صفات میں سے ہے کہ وہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اور خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ مثلاً

[18] عثمانی محمد تقی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن تشریحات کے ساتھ، مکتبہ معارف القرآن کراچی، جلد 3 ص 1727
[19] کتاب مقدس، خروج: باب: 1، فقرہ: 12، 13
[20] کتاب مقدس، یسعیاہ باب: 6، فقرہ 9، 8

" تب اُس نے کہا اچّھا تو خُداوند کے سُخن کو سُن لے۔ مَیں نے دیکھا کہ خُداوند اپنے تخت پر بَیٹھا ہے اور سارا آسمانی لشکر اُس کے دہنے اور بائیں کھڑا ہے۔ اور خُداوند نے فرمایا کَون اخیاؔب کو بہکائے گا تاکہ وہ چڑھائی کرے اور رامات جِلعاد میں کھیت آئے ؟"[22]

اور جھوٹے نبیوں کے بارے میں خدا کا فرمان میں بائبل میں ہے:

"میں نے اِن نبیوں کو نہیں بھیجا پر یہ دَوڑتے پِھرے۔ مَیں نے اِن سے کلام نہیں کیا پر اُنہوں نے نبُوّت کی۔ لیکن اگر وہ میری مجلِس میں شامِل ہوتے تو میری باتیں میرے لوگوں کو سُناتے اور اُن کو اُن کی بُری راہ سے اور اُن کے کاموں کی بُرائی سے باز رکھتے۔"[23]

استثنا میں ہے:

"خواب دیکھ کر پیشین گوئی کرنے والا کوئی نبی یا کوئی شخص تمہیں یہ کہہ سکتا کہ وہ تجھے نشانات یا معجزات دکھائے گا۔ وہ نشانات یا معجزات جس کے متعلق اس نے تمہیں بتایا ہو وہ صحیح ہو سکتا ہے تب وہ تم سے کہہ سکتا ہے کہ تم ان دیوتاؤں کو مانو (جنہیں تم نہیں جانتے۔ (وہ تم سے کہہ سکتا ہے، 'آؤ ہم ان دیوتاؤں کی خدمت کریں ( ! اس آدمی کی باتوں پر توجہ نہ کرو کیوں؟ کیوں کہ خداوند تمہارا خدا تمہاری آزمائش کر رہا ہے وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ تم پورے دل اور روح سے محبت کرتے ہو یا نہیں۔ تمہیں خداوند اپنے خدا کا وفادار ہونا چاہئے اور اسکی تعظیم کرنی چاہئے۔ خداوند کے احکامات کی تعمیل کرو اور وہ کرو جو وہ کہتا ہے۔ خداوند کی خدمت کرو اور اسے کبھی نہ چھوڑو۔ اس نبی کو یا خواب دیکھ کر پیشین گوئی کرنے والے کو مار دو۔ کیوں کہ وہی ایک ہے جو تم سے خداوند اپنے خدا کے حکم ماننے سے روک رہا ہے۔ خداوند ایک ہی ہے جو تمکو مصر سے باہر لایا اس نے تم کو وہاں کی غلامی کی زندگی سے آزاد کیا۔ وہ آدمی یہ کوشش کر رہا ہے کہ تم

---

[21] کتاب مقدس، یرمیاہ: باب 1، فقرہ 4

[22] کتاب مقدس، ا۔ سلاطین: باب 19، فقرہ 22

[23] کتاب مقدس، یرمیاہ باب: 22، فقرہ 23، عاموس باب 3، فقرہ 7

خداوند اپنے خدا کی راہوں سے دور ہٹ جاؤ۔ اس لئے تمہیں تمہارے درمیان سے برائی کو ضرور دور نکال دینا چاہئے۔"[24]

معلوم ہوا کہ سچا نبی خدا کی طرف سے معمور ہوتا ہے اور خدا کی طرف ہی لوگوں کو بلاتا ہے۔ کسی اور کی طرف دعوت دینے والا ہرگز سچا نبی نہیں ہو سکتا۔ یہی بات قرآن کریم نے کہی ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (21) الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (22) "[25]

"اے لوگو اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (وہ پروردگار) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا، اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے تمہارے رزق کے طور پر پھل نکالے، لہذا اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ جبکہ تم (یہ سب باتیں) جانتے ہو۔"

ایک مقام پر فرمایا:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (72) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (73) "[26]

---

[24] کتاب مقدس، استثنا: باب 13، فقرہ 1۔5
[25] القرآن الکریم: البقرۃ: سورۃ نمبر 2، آیت 21، 22
[26] القرآن الکریم: المائدہ: سورہ نمبر 5، آیت 72

" وہ لوگ یقیناکافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ : اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار۔ یقین جانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، اللہ نے اس کے لیے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور جو لوگ (یہ) ظلم کرتے ہیں ان کو کسی قسم کے یار و مددگار میسر نہیں آئیں گے۔ وہ لوگ (بھی) یقیناکافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ : اللہ تین میں کا تیسرا ہے (٤٩) حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، اور اگر یہ لوگ اپنی اس بات سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے (ایسے) کفر کا ارتکاب کیا ہے، ان کو دردناک عذاب پکڑ کر رہے گا۔"

ہر نبی نے یہی دعوت دی۔[27] یہی دعوت نوح نے دی.[28] یہی دعوت ھود نے دی۔[29] ابراہیم علیہ السلام کی دعوت بھی یہی تھی۔[30] یہی دعوت صالح نے دی۔[31] یہی دعوت شعیب نے دی۔[32]

## نبی کی اخلاقیات

مسیحی لٹریچر کے مطالعے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نبی اچھے اخلاق کا حامل ہوتا ہے، ایک نبی کا نیک سیرت، پاکباز اور بلند اخلاق سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اور کیوں نہ ہو جنہیں مسیحی لٹریچر میں "مردِ خدا" کے نام سے جانا جاتا ہو۔

---

[27] القرآن الکریم: النحل: سورہ نمبر 16، آیت 36

[28] القرآن الکریم: الاعراف: سورۃ نمبر 7، آیت 59، المؤمنون: سورہ نمبر: 23، آیت: 23، نوح، سورہ نمبر: 71، آیت 3

[29] القرآن الکریم: الاعراف: سورۃ نمبر 7، آیت 65، ھود: سورہ نمبر 11، آیت: 50

[30] القرآن الکریم: العنکبوت: سورہ نمبر 29، آیت: 16

[31] القرآن الکریم: الاعراف: سورۃ نمبر 7، آیت 73، ھود، سورہ نمبر 11، آیت: 61، النمل: سورہ نمبر 27، آیت 45

[32] القرآن الکریم: الاعراف: سورۃ نمبر 7، آیت 85، ھود، سورہ نمبر 11، ، آیت 84، العنکبوت: سورہ نمبر 29، آیت

[33]بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ بری خصلتوں کا حامل ہوں۔ لہذا جو اعلٰی اخلاق کے حامل نہ ہوں یا جن کے سبب بے دینی پھیلے وہ سچے نبی نہیں ہوتے اور نہ ہی یہ ان کے اوصاف میں سے ہے چنانچہ بائبل میں مرقوم ہے۔

"اس لئے خداوند قادر مطلق نبیوں کے بارے میں یہ باتیں کہتا ہے: ''میں ان نبیوں کو سزا دوں گا۔ میں انکو زہریلا کھانا کھلاؤں گا اور انہیں زہریلا پانی پلاؤں گا۔ کیوں کہ یروشلم کے نبیوں ہی سے ساری زمین میں بے دینی پھیلی ہے۔'' خدا وند قادر مطلق یوں فرماتا ہے: ''وہ نبی تم سے جو کہیں اس کی ان سنی کرو۔ وہ تمہیں احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دلوں کے الہام بیان کرتے ہیں نہ کہ خداوند کی منہ کی باتیں۔ کچھ لوگ خداوند کے سچے پیغام سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ نبی ان لوگوں سے مختلف باتیں کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ''تم سلامتی سے رہو گے۔' کچھ لوگ بہت ضدی ہیں۔ وہ وہی کرتے ہیں جو کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ نبی کہتے ہیں، 'تمہارا کچھ بھی برا نہیں ہو گا۔' پر ان میں سے کون خداوند کی مجلس میں شامل ہوا کہ اس کا کلام سنے اور سمجھے؟ ان میں سے کسی نے بھی خداوند کے کلام پر سنجیدگی سے توجہ نہیں دی ہے۔ اب خداوند کے یہاں سے سزا آندھی کی طرح آئے گی بلکہ طوفان کا بگولہ شریروں کے سر پر ٹوٹ پڑے گا۔"[34]

اسلامی لٹریچر میں نبی کریم ﷺ کی اعلٰی اخلاق کے تذکرے بیان ہوئے ہیں، قرآن کریم میں آپ ﷺ میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ عظیم اخلاق کے مالک تھے۔[35] بلکہ ایک مقام پر ارشاد ہے:

---

[33] کتاب مقدس، استثناء باب 33، فقرہ 1، ا۔ سموئیل باب: 2، فقرہ 27، باب 9، فقرہ 6، ا۔ سلاطین باب: 13، فقرہ 1، ۲۔ سلاطین باب 4 فقرہ 9

[34] کتاب مقدس، یرمیاہ باب 23 فقرہ 15 تا 19

[35] القرآن الکریم: القلم: سورہ نمبر: 68، آیت نمبر: 4

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ" [36]

"ان واقعات کے بعد اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بناپر (اے پیغمبر) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے۔ لہذا ان کو معاف کردو، ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو، اور ان سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہو۔ پھر جب تم رائے پختہ کر کے کسی بات کا عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ یقیناً توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

نبی کریم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اس کی وجہ سے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

'' كلا والله ما يخزيك الله أبدا، إنك لتصل الرحم، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتقري الضيف، وتعين على نوائب الحق ''[37]

"قطعاً نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں، محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور حق کے سلسلے میں پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔"

---

[36] القرآن الکریم: آل عمران: سورہ نمبر: 3، آیت نمبر: 159

[37] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري، رقم الحديث: 03، دار طرق النجاة، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، صحيح مسلم: رقم الحديث 160، دار إحياء التراث العربي—بيروت، البيهقي أحمد بن الحسين، أبو بكر، السنن الكبرىٰ، دار الكتب العلمية بيروت—لبنات 2003م، رقم الحديث: 17721

نبی کریم ﷺ نے ہر قل کو خط بھیجا جس میں اسلام کی طرف دعوت دی گئی ہر قل نے حکم دیا کہ اس علاقے کے لوگ اگر ملیں تو انہیں لایا جائے ابوسفیان اور ان کے ساتھی ان دنوں شام کے سفر پر تھے ہر قل کے سپاہیوں نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو ہر قل کے پاس لا کر پیش کیا اس دوران ہر قل نے کچھ سوالات کیے ہر قل نے سوال کیا:

"کیا تم اس کے بارے میں جھوٹ بولنے کا دعوی کرتے ہو؟ "ابوسفیان نے جواب دیا: نہیں۔ ہر قل نے سوال کیا:" کیا اس نے کبھی تمہیں دھوکہ دیا؟ ابوسفیان نے نفی میں جواب دیا۔ اور ان میں سے ایک سوال نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں تھا۔ جس کے جواب میں ابوسفیان نے کہا:

" اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالعَفَافِ وَالصِّلَةِ. "[38] "صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کی (شرکیہ) باتیں چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پرہیز گاری، پاکدامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔"

صبرِ انبیاء:

---

[38] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبوعبدالله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ:07،
النيسابوري مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشيري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي: 1773،
الترمذي محمد بن عيسى بن سَورة، أبو عيسى، جامع الترمذي، تحقيق بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي—بيروت، 1998م رقم الحديث: 2717،
النسائي أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، أبو عبدالرحمن، السنن الكبرى، مؤسسة الرسالة—بيروت، الطبعة الأولى، 1421ھ—2001م، رقم الحديث: 10998، ج10، ص:43

بعض مسیحی مصنفین کے مطابق بائبل میں صبر کا مطلب برداشت یا استقلال سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کا مطلب خدا پر یقین رکھتے ہوئے کہ وہ اپنے لوگوں اور اپنے وعدوں میں وفادار ہے آخر تک برداشت کرتے رہنا ہے۔[39] مصائب و مشکلات تو ایمان کا مظاہرہ کرنے کا ایک موقع ہوتی ہیں اس پر صبر کرنا ہی نیک لوگوں کا کام ہے۔[40] اور عارضی مشکلات کے نتیجے میں بادشاہی بھی ضرور حاصل ہو گی۔[41] یعقوب نے جو بارہ قبیلوں کو تعلیمات دیں ان میں ایک صبر کی تعلیم بھی تھی۔[42] مسیح علیہ السلام نے بھی شاگردوں کو تکالیف وایذاؤں پر صبر کی تلقین کی۔[43]

ایوب کا صبر بھی بیان ہوا کہ جب بیٹے بیٹیوں کی وفات کی خبر ملی تو صبر کے کلمات کہے[44] اور بیماری کے موقع پر بھی صبر کیا۔[45] ایوب کے صبر کی مثال یعقوب نے بھی اپنی نصیحتوں میں دی۔[46] ان دلائل سے واضح ہوا کہ مسیحی لٹریچر انبیاء کی صفات میں ایک صفت صبر بھی بیان ہوئی ہے اور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق قرآن کریم میں بہت سے انبیاء کے صبر اور ایوب علیہ السلام کی بیماری اور اس پر صبر کے تذکرے موجود ہیں اور ان کا اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ہی مضبوط تعلق اور دعا کا تذکرہ موجود ہے۔[47] نبی کریم ﷺ کو گذشتہ انبیاء کی طرح صبر کا حکم دیا گیا۔[48] اہل ایمان کو

---

[39] ایف ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ 26 فیروز پور روڈ لاہور 1993ء طبع پنجم، ص589
[40] کتاب مقدس، مکاشفہ باب 13 فقرہ 10
[41] کتاب مقدس، ۲۔ تیمھیس باب 2 فقرہ 12
[42] کتاب مقدس، یعقوب باب 5، فقرہ 7 تا 11
[43] کتاب مقدس، انجیل متی: باب 24 فقرہ 3 تا 14، انجیل مرقس: باب 13 فقرہ 3 تا 13، انجیل لوقا: باب 21 فقرہ 7 تا 19
[44] کتاب مقدس، ایوب: باب 13، فقرہ: 1 تا 22
[45] کتاب مقدس، ایوب: باب 2 فقرہ: 8 تا 10
[46] کتاب مقدس، یعقوب باب 5 فقرہ 11
[47] القرآن الکریم: الانبیاء: 83 تا 90، الصافات: 102

صبر کا حکم دیتے ہوئے یہ وعدہ کیا گیا کہ اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔[49] اور آخرت میں اس کی احسن جزا [50] بلکہ بغیر حساب کے بدلہ دینے کا وعدہ کیا گیا۔[51] نبی کریم ﷺ کو ابتدائے اسلام میں دوران نماز اونٹ کی اوجڑیاں ڈالی گئی، جو فاطمہ رضی اللہ عنہا آکر ہٹاتیں۔[52] عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن عمرو سے سوال کیا مشرکین کی طرف سے دی گئی اذیتوں میں کسی سخت ترین اذیت کے بارے میں بتائیں تو عبداللہ بن عمرو نے جواب دیا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے باہر نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے آکر آپ کو کندھوں سے پکڑا اور بہت زور دار طریقے سے چادر کو کھینچا کہ آپ ﷺ کا گلا گھونٹ گیا۔[53] سیدہ عائشہ نے ایک دفعہ اپنے بھتیجے عروہ بن زبیر سے بیان کیا کہ بسا اوقات دو، تین ماہ گزر جاتے اور رسول کریم ﷺ کے گھر میں چولھا نہ جلتا اور پانی اور کھجوروں پر گزارا ہوتا الا یہ انصاری پڑوسیوں کی طرف سے کوئی شے تحفتاً آجاتی۔[54]

[48] القرآن الکریم: الاحقاف: سورہ نمبر 46، آیت 35
[49] القرآن الکریم: البقرہ: سورہ نمبر 2، آیت 153
[50] القرآن الکریم: الزمر: سورہ نمبر 39، آیت 10
[51] االقرآن الکریم: النحل: سورہ نمبر 16، آیت 96
[52] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبدالله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ رقم الحديث: 3185، النيسابوري مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، رقم الحديث 1794
[53] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبدالله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ رقم الحديث: 3856
[54] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبدالله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ رقم الحديث: 6459

ان تمام دلائل سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں صبر انبیاء کا تذکرہ اور نبی کریم ﷺ کے صبر کے روشن تذکرے موجود ہیں بلکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تکالیف کے لحاظ سب سے زیادہ اذیتوں کا سامنا انبیاء کو کرنا پڑتا ہے اور پھر جوان کی راہ کے جس قدر قریب ہو گا انہیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

سچائی اور معجزات:

بائبل میں سچے نبی کی صفات میں معجزات کا بیان بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ

" رسُول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نِشانوں اور عجِیب کاموں اور مُعجِزوں کے وسِیلہ سے تُمہارے درمیان ظاہِر ہُوئیں۔"[55]

اس میں رسول کی صفات میں صبر، عجیب کاموں اور معجزات کا بیان ہوا ہے۔ قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے معجزات بیان ہوئے ہیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔[56] ان معجزات میں سے کچھ رونما ہو کر ختم ہو چکے ہیں اور کچھ جب تک اللہ چاہے گا باقی رہیں گے، ان میں سے ایک سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی یا تغیر واقع نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے معجزات میں چند ایک بیان کیے جاتے ہیں۔

ا۔ اسراء اور معراج کا معجزہ، قرآن کریم نے اسراء کا ذکر بالکل صراحت کیساتھ کیا ہے[57] جبکہ معراج کے بارے میں اشارہ ہی کیا ہے، لیکن بہت سی احادیث میں معراج کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔[58]

---

[55] کتاب مقدس، ۲۔ کرنتھیوں، باب: 12 فقرہ: 12

[56] محمد بن أبي بكر بن أيوب أبو عبداللہ المعروف بابن قيم الجوزية، إغاثة اللهفان في مصايد الشيطان، دار عالم الفوائد-مكة المكرمة، الطبعة الأولى، 1432ھ رقم الجزء 2 ص 1134

[57] القرآن الکریم: الاسراء: سورہ نمبر 17، آیت 01

[58] النیسابوری مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربي: 162

۲۔ چاند دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے[59] اور احادیث میں بھی اس کا بیان ہوا ہے۔[60] حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں متواتر احادیث ہیں۔[61] یہی بات ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہی ہے۔[62]

۳۔ فتح خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی کی آنکھ میں لعاب ڈالا تو ان کی تکلیف دور ہو گئی جیسے کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔[63]

۴۔ ایک صحابی عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی ٹوٹ گئی اسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ، عبداللہ نے اپنا پاؤں پھیلایا نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیرا تو پنڈلی ایسے ہو گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔[64]

۵۔ ابو طلحہ کا سست گھوڑا نبی اکرم کی برکت کی وجہ سے چست ہو گیا۔[65]

---

59 القرآن الکریم: القمر: سورہ نمبر 54، آیت 01

60 البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 3869، النيسابوري مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، رقم الحديث: 2800

61 أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي، تفسير القرآن العظيم، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون — بيروت الطبعة: الأولى - 1419ھ، ج: 7، ص: 437

62 الحراني تقي الدين أحمد بن عبد الحليم بن تيمية أبو العباس ، الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح، دار العاصمة، السعودية، الطبعة الثانية، 1419ھ/1999م، ج: 1، ص: 414

63 البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 4210، النيسابوري مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، رقم الحديث 2406

64 البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 4039

۶۔ سیدنا جریر نے نبی کریم سے گزارش کی کہ میں گھوڑے صحیح طور پر بیٹھ نہیں پاتا، نبی کریم ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا دعا دی جریر کہتے ہیں میں نے اس کے اثرات اپنے سینے میں محسوس کیے اور پھر میں کبھی گھوڑے سے نہ گرا۔ [66]

۷۔ نبی کریم کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے کسی خاتون کی خواہش پر منبر پر خطبہ جمعہ شروع کیا تو اس تنے سے بچوں کی طرح رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے سینے سے لگالیا۔ [67]

۸۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"میں مکہ میں اس پتھر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا، بلاشبہ میں اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔" [68]

۹۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ مقام زوراء پر تھے کہ ایک برتن میں ہاتھ ڈالا تو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی بہنے لگا اور کم و بیش تین سو افراد نے اس پانی سے وضو کیا۔ [69] بلکہ حدیبیہ کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک برتن پیش کر کے کہا گیا کہ ہمارے پاس صرف اتنا ہی پانی ہے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا تو آپ ﷺ کی

---

[65] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 2867

[66] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 4357

[67] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 3318،3320،3584

[68] النيسابوري مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري، صحيح مسلم، دار إحياء التراث العربي، رقم الحديث: 2277

[69] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 3572

انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری ہونے لگا کم و بیش پندرہ سو صحابہ نے سیر اب ہو کر پانی پیا اور وضو کیا۔ بیان کرنے والی راوی جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو کافی ہو جاتا۔[70] امام نووی لکھتے ہیں کہ پانی بڑھ جانے والی روایات مختلف اوقات میں اتنے صحابہ سے مروی ہے کہ متواتر تک پہنچ جاتی ہیں جن میں سیدنا انس، ابن سعود، جابر، عمران بن حصین وغیرہ بڑے بڑے صحابہ کرام سے مروی ہے۔ یہ حال کھانا بڑھ جانے والی روایات کا ہے۔[71]

۱۲۔ سیدنا ابو ھریرہ پیاسے تھے، نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا اور دودھ کا ایک پیالہ دیا اور کہا کہ جاؤ اصحابِ صفہ کو پلاؤ (باوجود اس کے کہ ابو ھریرہ خود بھوک و پاس کی شدت سے نڈھال تھے اور سمجھتے تھے کہ کم و بیش ستر اصحاب صفہ کے لیے یہ پیالہ تو ناکافی میرے لیے کیسے کچھ بچے گا؟ لیکن نبی کریم ﷺ کے حکم کے آگے کچھ نہ بول سکے اور اصحاب صفہ کو پلانا شروع کیا اور ایک ایک کر کے سب نے پیا اور مکمل سیر اب ہو کر پیا ستر صحابہ نے پیا اس کے بعد ابو ھریرہ سے نبی کریم ﷺ نے کہا کہ اب آپ پیو، ابو ھریرہ نے پینا شروع ٹھہرے تو نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پینے کا کہا اور ابو ھریرہ نے خوب سیر اب ہو کر پیا اور کہا میں اب اور پینے کی سکت نہیں رکھتا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ کر پیا۔[72]

---

[70] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 3576

[71] أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676ھ)، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة: الثانية، 1392، ج: 15، ص: 38

[72] البخاري، محمد بن إسماعيل الجعفي أبو عبد الله، صحيح البخاري بتحقيق محمد زهير بن ناصر، دار طرق النجاة الطبعة الأولى، 1422ھ، رقم الحديث: 6452

۱۳۔ ہجرت کے موقع پر ام معبد کی لاغر بکری جو دودھ دینے کے قابل نہ تھی لیکن جب نبی کریم ﷺ نے اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا اور دودھ دو یا تو اس نے دودھ دینا شروع کر دیا۔[73]

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

[73] النیسابوري محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ أبوعبداللہ الحاکم، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیة۔ بیروت، الطبعة الأولی، 1411–1990، ج:3، ص:10